مقالات

تحریر: الدکتور محمد عجاج الخطیب
ترجمہ: جناب محمد مسعود عبدہٗ

قسط (۱۱)

# اسماء وصفاتِ باری تعالیٰ
## اسماء اللہ الحسنیٰ کے معانی

## ۱۶۔ الغفور:

اللہ جلّ ثناؤہ فرماتے ہیں:

"نَبِّئْ عِبَادِيْ اَنِّيْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ" (الحجر: ۴۹)

"(اے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،) میرے بندوں کو بتلا دیجئے کہ میں بڑا بخشنے والا (اور) مہربان ہوں"

قاضی فقیہ ابوعبداللہ الحلیمی[۱] "غفور" کے معنی یوں بیان فرماتے ہیں:

"جو اپنے گنہگار بندوں کی بکثرت پردہ پوشی کرتا ہو اور جس کا عفو وکرم اس کے مؤاخذہ پر بھاری ہو" (الاسماء والصفات ص ۵۳)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ" (المؤمن: ۵۵)

---

[۱] حسین بن حسن بن محمد بن حلیم البخاری الجرجانی، ماوراء النہر میں سرخیل اہل حدیث تھے۔ جرجان میں ۳۳۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۴۰۳ھ میں بخارا میں وفات پائی۔ آپ کی "المنہاج فی شعب الایمان" تین جلدوں میں ہے ——— دیکھیے "الاعلام للزرکلی" ج ۲ ص ۵۳۔

"اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور صبح و شام اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہو۔"

نیز فرمایا:

"وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔" (اٰلِ عمران: ۱۳۵)

"وہ لوگ کہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں ـــــ اور اللہ تعالیٰ کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے؟ ـــــ اور جان بوجھ کر وہ اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے۔"

سورۃ النساء میں ارشاد ہوا:

"وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔" (النسآء: ۱۱۰)

"اور جو شخص کوئی برا کام کر بیٹھے یا اپنے حق میں ظلم کرے، پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے تو اللہ رب العزت کو بخشنے والا (اور) مہربان پائے گا۔"

"استغفار" اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان قرب کا قوی ذریعہ ہے۔ یہ وہ نسخۂ کیمیا ہے جس سے نفس کی آلودگیاں دور ہوتی اور روح کثافتوں سے پاک ہوتی ہے۔ اس سے اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں قربت نصیب ہوتی، خشیتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے اور یہ بندے کو تقویٰ کے بلند ترین درجات پر فائز کرتا ہے۔ یہی احسان کی تعریف ہے، یعنی دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف بھی ہو اور اس سے امید بھی ہو ـــــ انسان کا دل کانپ رہا ہو، آنکھیں رو رہی ہوں، ہونٹ تھر تھرا رہے ہوں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس حضورِ قلب سے کرے کہ گویا وہ رب کو دیکھ رہا ہے، یا رب اسے دیکھ رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمان آج معبودِ واحد و حقیقی کے لیے کمالِ عبودیت کے شعور و آگہی کا شدید ترین محتاج ہے تاکہ وہ غیر اللہ کی عبودیت سے بے نیاز ہو جائے، قطع نظر اس سے کہ وہ مال و جاہ کی عبودیت ہو یا وہ طاعتیں اور عبادتیں جو اسے غیر کے در پر جھکاتی ہیں اور اس دنیاوی

مفاد اور عزت وجاہ کی طلب میں کمزور ایمان والوں کو ہر چوکھٹ کے چومنے چاٹنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ ایسے لوگ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں ـــــ بلاشبہ یہ بہت بڑی مصیبت اور فتنۂ عظیم ہے۔

اس کی بجائے بندے کو چاہیے یہ کہ وہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے۔ اگر وہ گناہ سے رک کر ہدایت کی طرف لوٹے گا، استغفار کو اپنا شیوہ بنائے گا تو اللہ تعالیٰ کو بخشنہار اور مہربان پائے گا۔

بندے کو اپنے رب کی رحمت اور عفو و کرم سے مایوس نہ ہونا چاہیے۔ وہ اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے بخشش کا طالب ہوگا تو توبہ کا دروازہ ہر وقت اپنے لیے کھلا پائے گا۔ وہ جب بھی خلوصِ دل سے اللہ تعالیٰ کو پکارے گا، اس کی رحمتیں، اس کی مہربانیاں لپک کر اسے گلے لگا لیں گی۔ تب اس کے گناہ معاف ہوں گے، اس کے نفس کی اصلاح ہوگی، مؤمنینِ صادقین کی راہ اسے نصیب ہوگی، وہ درجاتِ کمال پہ فائز ہوگا ـــــ اس کی دنیا سدھر جائے گی اور آخرت کے تمام مراحل سے وہ بآسانی گزر جائے گا! ـــ دعا ہے، اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ کو استغفار کی نعمت سے نوازے، آمین!

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو استغفار پر بڑی ترغیب دلائی ہے۔ آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے:

"وَاللہ انّی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم اکثر من سبعین مرّۃ" (بخاری، الاذکار ص ۳۴۷)

"واللہ! میں دن میں ستّر بار سے بھی زیادہ توبہ کرتا اور استغفار کرتا ہوں۔"

جب کہ امام حاکمؒ نے طویل حدیث سے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درج ذیل الفاظ نقل فرمائے ہیں:

"انّی لاستغفر اللہ فی الیوم مائۃ مرّۃ"

"میں ایک دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں"

(امام حاکمؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے، ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔ المستدرک ج ۲ ص ۴۵۷)

ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ:

"من قال : استغفر الله الّذی لا اله الّا هو الحیّ القیّوم واتوب الیه، غفرلہٗ وان کان فرّ من الزّحف" (ابوداؤد، ترمذی، بحوالہ الاسماء والصفات ص ۴۷۔ حاکمؒ نے اسے بخاری مسلم کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔ نیز ملاحظہ ہو، الاذکار ص ۳۴۹، مستدرک ج ا ص ۵۱۱)

"جس شخص نے "استغفر اللہ الّذی ۔الخ" پڑھا، اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، خواہ وہ لڑائی سے ہی بھاگا ہو!"

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں، میں نے کہا: اللہ کے رسولؐ!

"علّمنی دعاء ادعوا بہٖ فی صلوٰتی، قال : قل اللّٰھم انّی ظلمت نفسی ظلمًا کثیرًا ولا یغفر الذّنوب الّا انت فاغفرلی مغفرۃً مّن عندك وارحمنی انّك انت الغفور الرّحیم" متفق علیہ۔ صحیح بخاری ج ۹، ص ۲۱۰-۲۱۱، مستدرک ج ۲ ص ۴۵۸، الاسماء والصفات ص ۵۶)

"مجھے ایسی دعا سکھا دیجیے، جو میں اپنی نماز میں پڑھا کروں، تو آپؐ نے فرمایا: یوں کہیے: "اللّٰھمّ انّی ظلمت ۔ الخ" یعنی:

"اے اللہ! میں اپنے آپ پر ظلمِ کثیر کا مرتکب ہوا ہوں ۔ تیرے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخشے؟ پس مجھے بخش دے، اپنی مغفرت سے مجھے نواز دے اور مجھ پر رحم فرما کہ تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔"

سچ تو یہ ہے کہ استغفار، اللہ رب العزّت کی شانِ الوہیت پر شاہد ہے۔ یہ بندے کی طرف سے معبودِ واحد و حقیقی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے کمالِ عبودیت کا اعتراف و اظہار ہے اور اس بلند ذات کی صفاتِ خلق و ابداع و تصویر کا اقرار ہے ـــــ انسان کی طرف سے رب کی نعمتوں کا اعتراف، اس سے مدد مانگنے کا ذریعہ، اس کی پناہ میں آنے کا وسیلہ اور بندے کے گناہوں کی بخشش کا سبب ہے ـــــ کیا خوب فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے:

"سیّد الاستغفار ان یّقول العبد: "اللّٰھمّ انت ربّی لا الٰہ الّا انت خلقتنی وانا عبدك وانا علیٰ عھدك ووعدك ما استطعت، اعوذ بك من شرّ ما صنعت، ابوء لك بنعمتك علیّ، وابوء ذنبی،

فاغفرلی فانّہ لا یغفر الذّنوب الّا انت " من قالھا بالنّھار موقنا بھا فمات من یومہٖ قبل ان یّمسی فھو من اھل الجنّۃ ، ومن قالھا من اللّیل وھو موقن بھا فمات قبل ان یّصبح فھو من اھل الجنّۃ " (بخاری، احمد، ترمذی، فتح الباری ج ۱۳ ص ۲۴۲-۲۴۵، الاذکار ص ۳۴۷)

"سیّد الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یوں کہے : "اللّٰھم انت ربّی ..... الخ ! یعنی "اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میرا خالق ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں تجھ سے اپنے عہد و پیمان پر اپنی استطاعت کی حد تک قائم ہوں۔ میں اپنے عمل کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری نعمتوں کا معترف اور اپنے گناہوں کا اقراری ہوں۔ اے اللہ! مجھے بخش دے کہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو بخشنے والا نہیں!" آپؐ نے فرمایا :— جو شخص صدقِ دل سے یہ الفاظ دن کو کہے، پھر شام ہونے سے قبل مر جائے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (اسی طرح) جو شخص بیقینِ قلب سے یہ دعا رات کو پڑھے، پھر صبح ہونے سے قبل مر جائے تو اسے بھی (رب کی) جنت میں داخلہ نصیب ہوگا!"

(جاری ہے)

شعر و ادب

جناب فضل انبالوی

# حمدِ باری تعالیٰ

تو یا رب خالقِ کون و مکاں ہے
ترے ہی نام کا سکّہ رواں ہے

تو رزاق ہے، روزی رساں ہے
ترا محتاج سارا ہی جہاں ہے

تو ہی جبّار بھی، قہّار بھی ہے
مگر بندوں پہ اپنے مہرباں ہے

ہے تیری ذات حاضر اور ناظر
ترا ہی علم بحرِ بیکراں ہے

ہے دو عالم میں تیری بادشاہی
تو ہی مخلوق کا روحِ رواں ہے

ہے تیرے قبضۂ قدرت میں سب کچھ
زمیں تیری ہے، تیرا آسماں ہے